

قرآنی عباد کی فلاسفی

(ڈاکٹر ناصر شاہ صاحب مشیر آباد)

ہستی یا ریتیا کے مذہب سے پہلے اللہ کے ماننے سے شروع ہوتا ہے اور پھر اس کی عبادت کے طریقے بتائے جاتے ہیں جس کی بگڑی ہوئی شکلیں آسانی کے ساتھ معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اصنام پرستی کا عام رواج ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی مورتی سامنے رکھی جائے اور اس کو خدا تصور کیا جائے۔ یہ ماننا کہ عوام کی موٹی سمجھ کے لئے ذات باری تعالیٰ کی ارفع و اعلیٰ ہستی ابتداً سمجھ میں نہیں آتی اسی لئے بت وغیرہ کو رکھ کر تصور قائم کرایا جاتا ہے مگر ہزاروں نقص کے علاوہ اس میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ ادھر مادی اشیاء نظر سے اہل ادھر ناقص تصور غائب۔

علاوہ ازیں مٹی پتھر، درخت پانی، جانور وغیرہ متلاشی خدا اور خدا کے درمیان حال ہو کر دیوار چین بن جاتی ہیں پس نتیجتاً انسان کا ان مادی چیزوں سے جاننا نہایت ہی مشکل ہو جاتا ہے اس لئے جیسے ہم اپنے بچوں کو ابتداً ہی سے اچھی صحبت میں رکھتے ہیں۔ بڑی صحبت سے بچاتے ہیں تاکہ بڑی صحبت کا اثر دل میں نہ بکھر جائے۔ اسی طرح مذہب کے معاملہ میں بھی شیوہ اختیار کرنا چاہیے کیوں کہ۔

خشت اول چوں ہند معمار کج تا شریامی رود دیوار کج

اس لئے ضرور ہے کہ ابتداً ہی سے براہ راست اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور قائم کرایا جائے۔ قرآن مجید میں ہے۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝۔ کہہ دو وہ اللہ یکتا ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ اس کی برابر کی کوئی ہے۔

معمل ہوا اور خود اسی نوع میں ہو چیا کہ پیغمبر اسلام کی شان میں لقمہ جاء کفر رسول من انفسکم کی اس بھی ضرورت ہے
 کہ انسانوں کے لئے اس کی ذات بطور خود نمونہ کے ثابت ہو سکے، صحرا نوردی، مجرد
 وغیرہ تو ظاہر ہے کہ تمدن و معاشرت کے لئے بے کار چیزیں ہیں۔ ضرورت تو اس کی
 ہے کہ وہ پیغمبر نسانی زندگی کے ہر شعبہ میں شعل راہ ہدایت ہو۔ سیاست و تجارت،
 داد و ستد، فقر و غنا، صبر و رضا، امارت و حکومت اور دولت و ثروت وغیرہ کا
 پورا پورا تجربہ رکھتا ہو دوسری خاص بات یہ ہے کہ اپنے دماغ کو ناقص علم سے
 مبرا رکھ کر مطالعہ فطرت اور قانون قدرت کے علم سے پوری طرح پر نواز گیا ہو۔
 ایسی برگزیدہ ہستی کی اتباع کرنے میں کسی مبصر انسان کو کبھی تاثر نہ ہو گا۔ اس کیلئے
 کبھی تاریخ عالم پر نگاہ ڈالی جا سکتی ہے۔ گبن اور سرو لیم جان ڈریپر سے دریافت
 کیا جا سکتا ہے کہ انہی جامع صفات ہستی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسری
 اور کون ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
 خدا اپنے پیغمبر کے ذریعہ سے اپنے بندوں کے لئے جو آسمانی قوانین بھیجے اس کا
قرآن بھی یہ حال ہونا چاہیے کہ وہ رطب و یابس سے پاک ہو اس کی زبان بد
 والی نہ ہو اس میں تغیر و تبدل ناممکن ہو۔ ہر زمانہ کے لئے یکساں طور پر کارآمد ہو
 ہر شخص کے علم و عمل کے لائق ہو۔ جس کا دعویٰ ہو ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ
 فِيهِ هُوَ حَسْبُ لِمَنْ حَقَّقَهُ هُوَ۔ فَأَتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ غور فرمائیے اس آسمان کے نیچے
 اور اس زمین کے اوپر قرآن کے سوا اور کون دوسری کتاب ہے جس کو پڑھ کر
 آج بھی دنیا کے ذی علم غیر مذہب کے افراد آغوش اسلام میں بے تابانہ چلے آ رہے
 ہیں۔ خدا کرے عالمگیر تحریک قرآن کے ذریعہ سے قرآن مجید کا علم و عمل عام ہو
 اور مولانا ابوالمحمد مصلح اور جناب نواب مدیر جنگ بہادر جس بیج کو بوری ہے میں وہ

تسا اور درخت ہو۔ پھولے اور پہلے جس سے دنیا شاد کا م ہو۔

• عموماً ہر بڑے کام سے بچنا یہ بھی ایک بڑی سچی اور عبادت ہے اس کے
نماز کے لئے قرآن مجید نے نماز کو پیش کیا ہے اور اس کی تعریف میں فرمایا ہے
إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ نَمَازِہِ مَحْرَسِ اور ہر نا پسندیدہ
فصل سے باز رکھتی ہے، غور کیجئے روز و شب میں پانچ مرتبہ جو مسلمانوں پر نماز فرض
ہے وہ کس قدر فلسفیانہ اور اخلاق آموز ہے اور اس کے علاوہ حجابہ نہ اندام کی
عبادت سے کامل تر بھی یہ دین کا ستون بھی ہے اور مومنوں کے لئے معراج بھی۔
بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یכוئی پیدا کرنے کے لئے چلہ کشی مسمیر تدر و غیر نماز
کی حرکت سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اس میں خیال منتشر ہوتا ہے اور اس لئے اسکا رکھا
کی بہتر صورت تو یہ تھی کہ آنکھیں زمین سے مس ہوتیں جیسے آنکھیں لوگوں سے
مٹنا مثل مشہور ہے رنیز بجائے اونڈھے پڑنے کے چت پڑنا زیادہ مغلوبیت کی
نشانی ہے جیسا کہ کشتی میں لشت کا زمین سے لگ جانا بار جانے کی علامت ہے
ان عشر اقصا کے جواب ہے اگر عبادت ایک حال میں بلا حرکت ہو تو خون
گردش کم ہو کر بجائے انہماک تصور باریتہ لی
غنودگی طاری ہوگی۔ اس لئے جہاں قیام میں بدیر با حرکت کھڑے رہے خون
کی گردش کم ہوگی تو انگرٹائی جو طبعاً سستی ارفع کرنے کے لئے کہی جاتی ہے اسی طرح
رکوع کی کیفیت ہے جس ڈگری کا دائرہ گوشہ بنتا ہے جس کی وجہ سے رگیں تن کو
گردش خون کو ٹھیک کر دیتی ہیں وہ غنودگی جو طاری ہونے کو تھی ارفع ہو جاتی ہے
اور سجاہ میں جاتے ہوئے بہترین ورزش پیروں کی ہو جاتی ہے وہ یوں کہ ہاتھ
اتنے کھلے ہوں کہ بچی کا بچہ بغلوں میں اتنے نکل سکے اور پیر کے انگوٹھے زمین پر
چبے رہیں تاکہ تناسک کے ساتھ جسم کا وزن پڑے ہاتھی کا مہرہ نہ ہونے پائے اور

جو پیدا ہوتے ہیں ان میں سامنے پیدا ہونے والے امراض اکثر معمولی ہوتے ہیں
 جائین کے ذرا سخت ہوتے ہیں پیٹ کے جانب کے زیادہ مہلک امراض کے پیدا
 ہونے کی یہ صورت ہے کہ پہلے اس کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر رکوع و سجود میں بار
 سامنے پڑھنے کی وجہ سے معدہ سامنے ڈھلک آتا ہے اور بوں مہلک مادہ معمولی
 بن جاتا ہے اور وہ تکلیف دہ ریح جو آنتوں اور معدہ میں ہوتی ہے سجدہ میں نیچے آتے
 آتی ہے اور بائیں رخہ کو سر میں کیچے رکھنے سے اجابت صاف آتی ہے یہ اختصاً
 سے طبی قواعد عرض کیا گیا ہے اب روحانی فوائد شیے کیونکہ انسان جسم اور روح کا
 مجموعہ ہے سجدہ میں جب پیشانی نیچی جاتی ہے تو یہ علامت سناہ کی انخاری و عاجزی
 کی ہے کیونکہ انسان کی عزت عقل سے ہے نہ کہ بنیانی سے مطلب خداوندی یہ ہے کہ
 انسان کے جسم میں سب سے زیادہ سر کی وقعت ہے اور سر میں عقل کا وہ حصہ جو فوری
 بلا غور و خوض نظرہ کے موقع پر کام کرے وہ پیشانی ہے۔

مطلق کو معبودی کا اشارہ کہ حقیقت کا اشارہ کہ سب سے زیادہ با وقعت چیز کو ہمارے سامنے غا
 جزی
 سے زمین پر رکھ دو تجارت زراعت ملک گری
 میں ایسا اہمک ذاتی ہو جاتا ہے کہ بعض وقت خیال کی رواس قدر بڑھتی ہے کہ کتنا
 حال ہو جاتا ہے دل و دماغ کا سکون ہوا ہو جاتا ہے اس لئے اکثر یورپ و ایشیا
 کے بہترین معنی دماغ طبی مشورہ کے بنا پر کسی جزیرہ نما وغیرہ میں جا کر آرام لینے
 پر مجبور ہوتے ہیں ایسی صورت میں نماز اکیسرا کام دیتی ہے اور ایسا سکون قلب و دماغ
 بخشا ہے جو شاید ہی کسی اور چیز سے حاصل ہو کیونکہ نماز اصل میں ایک ایسی ہستی کے
 سامنے خود کو پیش کرتا ہے جس کے پاس سب کچھ ہے کار ساز ہے کار فرما ہے بخشش
 ہوتی ہے۔ اب اتنا نماز میں سجدہ کے اندر پیشانی کی رگیں آہستہ سے دینے
 کی وجہ سے خیالات کے مختلف شراہین و شاخیں ایک جگہ سمت کر آ جاتی ہیں اور

پھر ایسی ہی تصویرنگی سے قلم جو تاملے اور وہ تصویر ذات پر ہی کا ہے اور اپنی عمارت
 سجدہ میں جب انہماک ہو جاتا ہے + نفس سرکش ہلاک ہو جاتا ہے۔
 مسلم کے لئے عجیب نعمت ہے نماز + سر خاک میں رکھ کے پاک ہو جاتا
 دیکھو میدان جنگ میں حضرت امام حسینؑ بن دن کے پیاسے پتی ریت میں
 نف ورتق میدان بے یار و مددگار بے مونس و غمخوار پہر بھی عنان صبر و اتقان
 سکون قلب و دماغ ہاتھ سے نہ دیا اور مرتے دم تک نماز نہ چھوڑی وہاں سکون
 قلب کے لئے کیا دہرا تھا یہی نماز تھی اور بس ایسی رستی صبر و صفا کا مجسمہ دنیا کی
 سے پیش کرے گی۔ آپ کی شان میں شہزادہ محمد تقی جاہ بہادر کا شعر ہے۔
 اسلام اے کہ رواں کھسمت از تو + شت و شت بہ جہان نام شہادت از تو
 سخا بہ کرم نے بھی وہ وہ کا رہنا یاں کئے اور اس قدر کاروبار مملکت اور
 تبلیغ اسلام میں مصروف ہے کہ زبان ان کی تعریف سے قاصر ہے باہر ہمہ گوشہ
 عافیت ڈھونڈھنے کی نوبت نہیں آتی دل و دماغ کو آرام دینے کی ضرورت نہیں
 کیوں بس یہی نماز کی برکت تھی اسی سے امینان و سکون قلب و دماغ ہوتا تھا۔
 اسی نماز میں تیر پیر سے نکال لیا اور خبر نہ ہوئی یہی ان بزرگوں اور ان کے
 نام لیوا نماز کے پڑھنے والے ہیں اور مسلمان۔ تو مسلمان بعض مہند و صاحب بھی
 ہیں لکھی مالی حالت بھی ہے مگر نماز پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے
 ہیں اور اطمینان قلب حاصل کرتے ہیں اور دور نہیں اسی بلکہ حیدرآباد فرخندہ
 بنیاد میں موجود ہیں۔ رہا خدا کا یقین اور اس کا وجود تو سنئے کہ وہ اپنی شان
 میں جلوہ گرہ ہو سکتا ہے جو اس کے شایان شان ہے۔

نہ تجھے دماغ نگاہ ہے نہ کسی کو تابِ جمال ہے
 انہیں کس طرح سے کھا میں ہم وہ جو کہتے ہیں خدا نہیں